بنت الملک فتوح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم تبوک ۱۳۴۵ھش ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۰۳

اخبار احمدیہ

○۔ ربوہ ۳۱ اگست۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

○۔ حضور ایدہ اللہ آج صبح پونے نو بجے ہفتہ عشرہ کے لئے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے باہر تشریف لے گئے۔ اس عرصہ کے لئے حضور نے ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ڈاک ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔

○۔ ربوہ ۳۱ اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو کل دوپہر اور رات کو بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ آج صبح طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○۔ ربوہ ۳۱ اگست۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو گزشتہ تین چار روز سخت بے چینی اور گھبراہٹ رہی۔ آپ جسم سے آگ نکلتی محسوس فرماتے تھے۔ چنانچہ گزشتہ جمعہ کے روز سے کل تک کمرہ برف کے ذریعہ ٹھنڈا کیا جاتا رہا۔ پرسوں سے بخار نارمل ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی بھی میرپور خاص سے ربوہ آکر علاج میں شریک ہو گئے ہیں۔ مورخہ ۲۵ اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کے گھر تشریف لے جا کر آپ کی عیادت فرمائی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

○۔ اللہ تعالےٰ نے میرے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمد اعظم صاحب مرحوم کو ان کی وفات کے چھ ماہ بعد مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم حاجی محمد رمضان صاحب کی پوتی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "عالیہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم بھائی کی نشانی کو سلامت رکھے، عمر دراز سے نوازے اور خادمہ دین بنائے آمین

محمد اسلم ایاز ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے ان دونوں کے بغیر کام نہیں چلتا

"قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں (تدبیر اور دعا) کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو نہ چھوڑ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزاء ہیں۔ وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑے۔ تدبیر بھی اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کرائے اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۶۸ و ص ۲۶۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء

جماعتی نظام

مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری نے "زعمائے جماعت کی خدمت میں" کے زیرِ عنوان ایک عبرتناک مقالہ ہفت روزہ الاعتصام میں شائع کیا ہے۔ جس کے کچھ اقتباسات ہم علیٰ نیت کے ضمن میں اپنے پہلے اداریوں میں پیش کر چکے ہیں۔ اس مقالہ میں فاضل مقالہ نگار نے دراصل جماعت اہلحدیث کے زعما کی موجودہ حالت پر تنقید کی ہے۔ اور ان کے طریق کار کی غیر افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اگرچہ اہلحدیث کہلانے کو تو ایک منظم جماعت کہلاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک خود پسند اہلِ علم حضرات کا گروہ ہے جس میں کوئی ربط ضبط نہیں۔ جس کی تعلیمی جدوجہد بھی ناکارہ ہے کیونکہ وہ بھی محض انتشار کا شکار ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم ایک منظم جماعت ہیں اور ان معنوں میں "جماعت" ہیں جو اسلام یعنی خدا اور رسول نے جماعت کے بیان کئے ہیں۔ آپ یقیناً بے خبر نہیں کہ رسول اقدس کی وصیتوں میں سے ایک وصیت جو آنحضرت صلعم نے امت کی راہ نمائی کے لئے چھوڑی تھی

علیکم بالجماعۃ والسمع والطاعۃ والھجرۃ والجھاد

اس مقدس وصیت کا پہلا جملہ تو مسلمانوں خصوصاً ان مسلمانوں کو جو صرف کتاب و سنت کے اطاعت گزار ہونے کے دعویدار ہوں حکم دیتا ہے کہ وہ مرکزیت کا نہم بنیان مرصوص یشد بعضہ بعضاً ان میں تنظیم ہو، ضبط ہو، وحدت و یکجائی ہو ان میں انتشار راہ نہ پا سکے۔ ہمیں انصاف و ایمان سے غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہم واقعی سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور کیا واقعی ہمارا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کر رہا ہے؟ کیا ملک کے چپے چپے پر ہمارے مدرسے اور مکتب، جابجا مسجدیں جن کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اپنی اپنی جداگانہ شخصیتوں اور ہستیوں کا اعتراف بلکہ اعلان ہو جس کا ایک دوسرے سے کوئی انسلاک نہیں۔ جن میں مرکز کا تصور اور تخیل تک موجود نہیں۔ جن کے ذہنی خطبوں میں کسی قسم کی وحدت فکر نہیں اور نہ ہی متقضیات وقت اور مسائل حاضرہ کا کوئی تصور ہے۔ ہر شخص اپنے مکتب یا مسجد کا مالک دکھتا ہے کسی کو یا رائے دخل نہیں۔ کسی کو مشورہ پیش کرنے کی جرأت نہیں۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۱۹/۷)

آپ نے مقالہ کے شروع میں قرآن کریم کی آیۂ کریمہ

وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ (سورۂ توبہ)

سے استدلال فرمایا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں

"الغرض اس کے ساتھ یہ چیز بھی پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اس وقت ایک ہی درسگاہ تھی یعنی مدینہ منورہ، اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ بنیادی درسگاہ ایک خطۂ ارض کے لئے (مثلاً مغربی پاکستان) یا ایک ملک میں بسنے والی جماعت یا قوم کے لئے (وہ جماعت اہل حدیث ہو یا ہمارے برادران احناف) مرکزی درسگاہ (یعنی یونیورسٹی) صرف ایک ہی ہونی چاہیئے آبادی کی کثرت یا خطۂ ارضی کی وسعت کی بناء پر مختلف مقامات پر حسب ضرورت شاخیں ہونی چاہئیں جو مرکز سے منسلک ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ اسلام کی اولین یونیورسٹی (مدینہ) کا صدر اعظم ایک ہی نفس قدسی تھا (بانی و حامی) صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہی مقام حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے عہدِ خلافت میں برابر جاری اور قائم رہا۔" (ایضاً ۱۹/۷)

آخر میں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدارا بتلائیے کہ جس جسم کے اعضاء آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، دل و دماغ ایک دوسرے سے تعاون نہ کرتے ہوں وہ زندہ کہلا سکتا ہے اور کہاں تک زندگی کا دعوےٰ کر سکتا ہے؟ اور اگر اس حالت پر بھی جماعت اہلحدیث یا ان کے ارباب حل و عقد کا "جماعت" ہونے کا دعوےٰ ہو تو میں کہوں گا اور الفاظ کی پوری قوت کے ساتھ جو میرے قبضۂ قدرت میں ہے کہوں گا کہ اس سے بڑھ کر اور عظیم تر "خدع نفس" اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلم جماعتوں کو تو چھوڑ دیجیے کہ ان کے نظاموں کی وسعت اور مضبوطی کا تو ہمارے دماغ تصور کرنے سے قاصر ہیں۔ ان مختلف اسلامی جماعتوں کے تنظیم و نسق اور دائرہ عمل کی وسعت پر اگر آپ دیانتدارانہ اپنے کردار کا جائزہ لیں۔ تو یقیناً ہماری گردنیں شرم و خجالت سے جھک جانی چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کے سامنے دوسری جماعت کا عملی کام اور اس کی وسعت اور اس کے حیرت انگیز نتائج پیش کئے جائیں۔ تو آپ لوگ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے اور یہ سب سے بڑی علامت اس بات کی ہے کہ ہماری جماعت موت کی آغوش میں جانے کے لئے بے تابانہ دوڑ رہی ہے۔" (ایضاً ۲۰/۸)

مقالہ نگار کے الفاظ سے یہ بھی واضح ہے کہ یہ حالت صرف جماعت اہلحدیث کی ہی نہیں ہے بلکہ جماعت احناف کی بھی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ جب وہ جماعتیں جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہلاتی ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے تو دراصل مسلمانوں کے سوادِ اعظم میں کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ جس کو حقیقی معنوں میں جماعت کہا جا سکے۔ یہاں ان پارٹیوں کا ذکر نہیں ہے جو سیاسی کہلاتی ہیں۔ دینی لحاظ سے مسلمانوں میں آج کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ جس کو ایک جماعت کا نام دیا جا سکے۔ جو ایک مرکز کے ماتحت ہو اور جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ اسی طرح جس طرح صحابہ کرام کا واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور بعد میں خلفائے راشدین کے عہد میں خلفاء تھے۔

مولانا قصوری نے بھی ایک اسلامی جماعت کے تصور کو محدود کر دیا ہے۔ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی جماعت کا تصور نہیں پیش کر رہے بلکہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ کم از کم ایک ملک میں تو کوئی مسلمانوں کی ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جس کا ایک مرکز ہو اور جس کا امیر سب کے لئے واجب الاطاعت ہو اور جو مثلاً تعلیمی لحاظ سے ہی آخری فیصلہ کن اختیارات رکھتا ہو کیونکہ آپ کے ذہن میں صرف تعلیمی درگاہوں کی ایک جہتی ہے۔ آپ کے خیال میں پاکستان میں ایک ایسی اسلامی یونیورسٹی کا تصور ہے جو تمام مدارس کے لئے نصاب مقرر کرے اور جس کی سند آخری سند ہو۔ یہ واقعی ایک محدود خیال ہے۔ اور یہ بھی دراصل انتشار ہی کی ایک ذرا وسیع صورت ہے ظاہر ہے کہ اگر ہر ملک کے لئے ایک علیحدہ یونیورسٹی ہوگی۔ تو ایسی یونیورسٹیوں کا حال بھی وہی ہوگا جو اب مختلف مکتبوں اور درسگاہوں کی حالت ہے۔ ایک مسئلہ کے متعلق پاکستان کی یونیورسٹی ایک فتوےٰ دیگی تو مصر کی یونیورسٹی دوسرا فتوےٰ دیگی۔ اس سے مسلمانوں میں تعلیم کے لحاظ سے بھی اتحاد خیال پیدا ہو غیر ممکن ہے۔ پھر مولانا صرف اہلحدیث کی درسگاہوں کا اتحاد چاہتے ہیں۔ احناف کا نظام جدا ہوگا اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔

مولانا قصوری کو ایسا کیوں کرنا پڑا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل سے تجدید احیائے دین کا وہ پروگرام جو خود اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اور رسول اللہ نے اس کی تشریح میں مقرر کیا ہے نکل گیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ پروگرام آیۂ کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور حدیث مجدد دین یعنی ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جب سے مسلمانوں نے اس پروگرام کو نظر انداز کیا ہے اور ان میں غیر شعوری مجتہد پیدا ہونے لگے ہیں۔ اسی وقت سے ہر کام میں مسلمان انتشار کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک دانشور نے اپنی مسجد ضرار علیحدہ بنالی ہوئی ہے۔ اب کسی انسانی تدبیر سے اتحاد پیدا کرنا ناممکن ہے۔ جب تک انتشار کی یہ وجہ دور نہ ہو تعلیمی درسگاہوں میں کسی طرح اتحادِ عمل ہو سکتا ہے۔

الغرض جب تک مسلمان اس حبل متین کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ کہ آپ لا کھول طریقوں سے اتحاد بین المسلمین کا نظام قائم کریں۔ مسلمانوں کے دو اہل علم حضرات بھی کسی ایک مسئلہ پر کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ اور یہ انتشار روز بروز بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

(مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے)

الٰہی سلسلوں کی باگ ڈور خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہی ان کا ہر آن حافظ و ناصر اور ہادی و راہنما ہوتا ہے۔ جس طرح انبیاء اور مامورین کو خدا تعالےٰ خود مبعوث فرماتا ہے اسی طرح ان کے بعد ان کے خلفاء کو بھی اللہ تعالےٰ مومنوں کو انتخاب کا موقع دینے کے باوجود فی الاصل خود ہی قائم کرتا ہے جیسا کہ آیتِ ذیل میں فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الّذین اٰمنوا منکم
وعملوا الصالحات
لیستخلفنّھم فی الارض
کما استخلف الّذین
من قبلھم ولیمکّننّ
لھم دینھم الّذی
ارتضٰی لھم ولیبدّلنّھم
من بعد خوفھم امناً
یعبدوننی لایشرکون
بی شیئاً ومن کفر بعد
ذالک فاولٰئک ھم
الفاسقون۔

(النور ع۷)

(ترجمہ) اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی۔ اور جو دین اسنے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت میں لیستخلفنّھم کا فاعل اللہ ہے۔ وہ روحانی سلسلوں میں خلفاء قائم رکھنے کا کام اپنے ذمہ لیتا ہے اور فرماتا ہے کہ مومنوں سے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ضرور ان میں خلفاء قائم کرتا چلا جائے گا جب تک کہ وہ اس کی رضا کی راہوں پہ چلتے اور عمل صالح کرتے رہیں گے۔ ان خلفاء کی بدولت وہ دن بدن ترقی کرتے چلے جائیں گے ان کے خدشات وخطرات دُور ہوتے جائیں گے اور ان میں استحکام پیدا ہوتا چلا جائے گا۔

اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور کے ساتھ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مَیں اس کرتہ کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔"

(بدر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ خدا تعالےٰ نے

"سورۂ نور کے حکم کے مطابق مجھے خلیفہ چُنا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ مَیں خدا تعالےٰ کا بنایا ہُوا خلیفہ ہوں۔"

(الفضل ۳۰۔ جون ۱۹۵۶ء)

نیز حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"وہ خدا جس نے مجھے اس کام کے لئے چُنا ہے وہ خود میرے پاؤں کو مضبوط کر دے گا اور مجھے استقامت اور استقلال بخشے گا۔"

(برکاتِ خلافت صہ۲۱)

پھر فرمایا:۔

"اس شخص کو خدائی معرفت سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اور وہ خدائی حکمتوں کے سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا جو مجھے کہتا ہے کہ آپ خلافت چھوڑ دیں اس نادان کو کیا معلوم ہے کہ اس کے چھوڑنے کا کیا نتیجہ ہو گا۔ پس عثمان رضؓ کی طرح مَیں نے بھی کہا کہ جو قبا مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ مَیں کبھی نہیں اتاروں گا خواہ ساری دنیا اس کے چھیننے کے درپے ہو جائے۔"

(برکاتِ خلافت صہ۲۲)

اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز واطال اللہ عمرہٗ نے ۹ نومبر ۶۵ء کی ایک تقریر میں فرمایا:۔

"یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندے کو جو دُنیا کی نگاہوں میں انتہائی کمزور اور ذلیل اور نا اہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اُٹھ اور میرا کام سنبھال اور اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے۔ ہاں میری طرف دیکھ کہ مَیں تمام طاقتوں کا مالک ہوں میرے ہی سے امید رکھ اور مجھ پر ہی توکّل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں۔"

(الفضل ۳۔ دسمبر ۶۵ء)

اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سُنتے آئے ہیں کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا۔"

(الفضل ۳۔ دسمبر ۶۵ء)

بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ کچھ افراد باہم مشورہ کر کے آئندہ خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں مگر دراصل قادر و توانا اور عزیز و حکیم خدا ان کے دلوں پر تصرّف کر کے خود ان کی راہنمائی کر رہا ہوتا ہے اور جسے وہ خود خلیفہ بنانا پسند کرتا ہے اس کی طرف ان کے دل مائل کر دیتا ہے اس میں کسی انسانی تدبیر کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے موقعہ پر خدائی تصرّف کو ہم نے خود دیکھا ہے جبکہ ہم سخت گھبراہٹ کے عالم میں تھے کہ یا اللہ اس سلسلہ کا اب کیا بنے گا اور ہمارے دل یہ خدشہ محسوس کرتے تھے کہ اس نازک مرحلہ پر کسی قسم کا فتنہ بپا نہ ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ غمزدوں کی تسکین کے لئے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور خدا نے اپنے منشاء کے مطابق انتخاب کرنے والے دوستوں کے دلوں پہ ایسا تصرّف کیا کہ سب ایک ہاتھ پہ پہلے ہی کی طرح متحد ہو گئے۔ اسی تصرّفِ الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"چند دن پہلے ہماری ایک احمدی بہن نے خواب دیکھی۔ غالباً حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات سے دو دن یا تین دن پہلے کی بات ہے یعنی اس شام سے پہلی رات جب یہاں اجتماعی دعا ہوئی ہے اس بہن نے خواب یہ دیکھی کہ مسجد مبارک میں بہت سے احمدی جمع ہیں اور بڑی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کر رہے ہیں وہ کہتی ہے کہ جب مَیں نے مغرب کی طرف نگاہ کی تو مَیں نے دیکھا کہ سینکڑوں ہزاروں فرشتے سفید لباس میں ملبوس بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتے چلے آرہے ہیں اور دعا کرنے والے انسانوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں اور اسی طرح اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنے لگ گئے ہیں۔ اس دن تو ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر خدا چاہے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے تو وہ حضور کو صحت عطا کر سکتا ہے وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ چنانچہ یہاں اجتماعی دُعا کا انتظام کیا گیا اور بڑی گریہ وزاری کے ساتھ دعا کی گئی لیکن مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ جو نظارہ اس دن اس کو دکھایا گیا وہ اس اجتماعی دعا کے وقت کا نظارہ نہ تھا بلکہ اس شام کا نظارہ تھا (مغرب کے بعد کا) جس شام کو مجلسِ انتخاب کے ممبر مسجد مبارک کے اندر مشورہ کر رہے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس مسجد میں جو لوگ بھی اس اجلاس میں شامل تھے میرا یہی احساس تھا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی وہ نہ رہا تھا جو پہلے تھا یعنی اس کے دماغ پر بھی خدا تعالےٰ کا تصرّف تھا اس کی زبان پر بھی خدا تعالےٰ کا

تصرف تھا۔ کوئی بحث ہوئی نہ ہی کوئی جھگڑا سب ایک نتیجہ پر پہنچ گئے۔"

(الفضل ۱۸؍ نومبر ۱۹۶۵ء)

الحمد للہ کہ محض اس کے فضل سے ہماری تشویش جاتی رہی اور ہمارے خدشے غلط ثابت ہوئے ارحم الراحمین خدا نے اس آڑے وقت میں ہم پہ رحم فرمایا ہماری گھبراہٹ ختم کر دی اور ہماری بے چینی دُور کر دی اس نے ہم یتیموں کو سنبھالا اور ہمیں ماں سے زیادہ شفیق باپ کے سپرد کر دیا جس نے ہمیں اسی طرح جس طرح ایک مُرغی اپنے بچّوں کو پروں تلے چھپا لیتی ہے اپنی شفقت کی آغوش میں لے لیا ہم سے پیار کیا ہمارا غم غلط کیا اور ہمیں اپنی بے پناہ محبت اور ہمدردی سے نوازا اللہ تعالےٰ اس بابرکت وجود کو تا دیر سلامت رکھے اسے اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پہ چلائے اپنی بے انتہاء محبت سے نوازے اور باحسن طریق فرائض سرانجام دینے کی توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ اپنے اس محبوب بندے پہ ہر آن اربوں ارب سلام اور رحمتیں نازل فرمائے اور اسے کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے یہاں تک کہ ہم اس مقدس وجود کے عہد سعادت مہد میں چار دانگِ عالم میں اسلام کو غالب آتے دیکھیں اس طرح کہ ساری دنیا ایک خدا کی پرستار بن جائے اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے۔ آمین۔

اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان فضل پر اس کا شکر بجا لاتے ہوئے ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ سچے وعدوں والے خدا کے وعدہ کے مطابق روحانی سلسلوں میں خلافت الٰہی عظیم نعمت خدا کے فضل سے اس وقت تک جاری رہتی ہے۔ جب تک اس کے متبعین اس کے نزدیک حقیقی معنوں میں مومن بالخلافت اور اس کے مناسب صالح اعمال بجا لانے والے ہوں۔ پس ہم نہایت عجز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور ہمیشہ دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ایمان بالخلافت اور اس کے مناسب صالح اعمال کی دولت اور نتیجۃً خلافت الٰہی عظیم الشان نعمت سے ہمیشہ مالا مال رکھے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

تحریک وقف عارضی روحانی تزکیہ کا ذریعہ ہے

ایک دوست مکرم بشیر الدین صاحب کمال نے اپنا عرصہ وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد اپنی مفصل رپورٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمت میں اپنی مندرجہ ذیل دو خوابیں بھی لکھی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے وقف عارضی کی نیک تحریک کے عظیم فوائد اور روحانی برکات پر روشنی پڑتی ہے۔ محترم کمال صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) "حضور! مَیں نے خواب میں دیکھا کہ جب مَیں وقف سے واپس گیا ہوں تو مَیں نے اپنے کمرے میں بہت تیز روشنی جو بجلی کی تھی دیکھی۔ اور پھر دیکھا کہ میرے کمرے میں بہت سامان پڑا ہے۔ حالانکہ وہ سامان مَیں رکھ کر نہیں آیا تھا۔ اسی طرح واپسی پر اللہ تعالےٰ نے مجھے نُور دکھایا۔ نہ صرف نُور دکھایا بلکہ بہت سامان بھی دیا۔ اور یہ تمام نظارہ مَیں نے اپنے ایک دوست کو بھی دکھایا۔

(۲) مَیں نے دیکھا کہ ربوہ میں ایک بہت بڑا اجتماع ہے۔ بہت سے احمدی دوست ربوہ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ مَیں بھی ربوہ گیا ہوں۔ اتنی دیر میں نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ معلوم ہُوا کہ حضور انور نماز پڑھائیں گے۔ مَیں بھی مسجد میں گیا تو وہاں دیکھا کہ حضور انور وہاں جلوہ افروز ہیں اور آپ کا چہرہ بہت منور ہے۔ آپ مسجد میں ایک ایک احمدی کو بُلا کر اُسے بتاتے ہیں کہ یہ کام یوں کرو۔ ہاتھ یہاں رکھو۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ مَیں نے دیکھا کہ آپ ہر ایک کا سینہ چاک کر کے تمام گند باہر نکال کر پھینکتے جاتے ہیں۔ اس طرح ہر احمدی پاک اور طیّب ہوتا جاتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حضور جماعت کی تربیت کی طرف بہت متوجہ ہو گئے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہر احمدی پاک و صاف ہو جائے گا۔"

احباب جماعت کا فرض ہے کہ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہٖ کی جاری کردہ تزکیہ نفوس والی تحریکات پر پورے جوش و ولولہ سے لبیک کہہ کر روحانی فوائد حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار خادم

ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارہویں کلاس کا داخلہ ۱۳؍ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج کے دفتر سے مِل سکتے ہیں) ۱۰؍ ستمبر تک دفتر کالج ہذا میں پہنچ جانی چاہئیے۔ درخواستوں کے ساتھ پروویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ منسلک ہونا چاہیئے۔

انٹرویو ہر روز صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک ہُوا کرے گا۔

جامعہ نصرت کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دستِ مبارک سے یکم جون ۱۹۵۱ء کو رکھی گئی تھی۔ اس میں ڈگری کلاسز تک تعلیم کا انتظام ہے۔ پندرہ برس سے یہ ادارہ حضرت اُمِّ متین صاحبہ ایم۔ اے ڈائریکٹرس جامعہ نصرت کی زیرِ نگرانی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے نتائج ہمیشہ شاندار رہتے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں عزیزہ فیروزہ فائزہ سیکنڈری بورڈ کی تمام طالبات میں اوّل رہیں اور سلور میڈل حاصل کیا۔ اسی برس عزیزہ قانتہ شاہدہ نے پنجاب یونیورسٹی کی تمام طالبات (آرٹس گروپ) سے زائد نمبر حاصل کئے اور انہیں تین طلائی تمغہ جات ملے۔ گزشتہ سال عزیزہ فیروزہ فائزہ نے بی۔ اے میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اور وہ میزان۔ انگلش۔ فلاسفی اور عربی میں وظائف کی حقدار قرار دی گئیں۔ انہوں نے یونیورسٹی کانووکیشن میں پانچ طلائی تمغہ جات حاصل کئے۔ ان کے علاوہ ۱۵ مزید طالبات کو مختلف مضامین میں وظائف ملے۔ فالحمد للہ۔

یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ جامعہ نصرت ہر جہت میں ترقی پذیر ہے۔ گزشتہ دو برس سے ہماری بورڈ اور یونیورسٹی کی والی بال ٹیمیں ٹرافی جیت رہی ہیں اور بورڈ اور یونیورسٹی کی ایتھلیٹکس میں بھی کھلاڑی طالبات ہائی جمپ اور تھرو میں انعامات حاصل کرتی رہتی ہیں۔ بچیوں کو تعلیم نہایت پاکیزہ اور اسلامی ماحول میں دی جاتی ہے۔ دینیات کا مضمون تمام طالبات کے لئے لازمی ہے اور کثیر تعداد میں طالبات اسلامیات اور عربی کے مضامین پڑھتی ہے۔ تقریباً تمام طالبات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے امتحانات میں شامل ہوتی ہیں اور ہر مالی تحریک پر لبیک کہتی ہیں۔ چنانچہ مسجد ڈنمارک اور فضل عمر فاؤنڈیشن میں جامعہ نصرت کے سٹاف اور طالبات نے حسبِ توفیق حصہ لیا۔

جامعہ نصرت ہوسٹل میں تقریباً ۶۰ بورڈرز کے قیام کی جگہ ہے۔ کھانے کا خرچ مغربی پاکستان کے تمام خواتین کالجز سے کم ہے۔ طالبات کو باجماعت نماز پڑھائی جاتی ہے۔ ماہِ رمضان میں درس اور تراویح کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں مسجد بھیجا جاتا ہے ہر جمعہ بورڈرز مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے جاتی ہیں۔ اسلامی پردہ تمام طالبات کے لئے لازمی ہے۔

انتہائی کوشش کی جاتی ہے کہ بچیوں کو مغربی مسموم فضا سے دُور رکھا جائے۔ آئے دن بدلنے والے فیشنوں کا قلع قمع کرنے کے لئے سفید سوتی یونیفارم تمام کلاسز کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت اُمِّ متین صاحبہ بنفسِ نفیس گاہے گاہے جامعہ نصرت میں تشریف لا کر طالبات و سٹاف کو خطاب فرماتی ہیں اور اپنی بیش قیمت نصائح سے جامعہ نصرت کی راہبری فرماتی ہیں۔ علمائے سلسلہ بھی اسلامک و عربک سوسائٹی میں لیکچر دینے کے لئے مدعو کئے جاتے ہیں جامعہ نصرت احباب جماعت کا اپنا کالج ہے۔ اپنی بچیوں کو اسی ادارہ میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز

جیسا کہ اعلان کروایا جا چکا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر ان شاء اللہ مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی منعقد ہوگی شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہیں وہ معین الفاظ میں لکھ کر اور مجلسِ عاملہ مقامی کی منظوری حاصل کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تجاویز کی وصولی کے لئے آخری تاریخ ۱۵؍ ستمبر مقرر کی گئی ہے اس کے بعد آنے والی کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اسلام کا اصل حریف مغربی طرزِ فکر ہے!

(مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم ۔ اے)

ان دنوں مغربی طرزِ فکر عملی طور پر نہ صرف مغربی اقوام پر ہی چھایا ہوا ہے بلکہ مشرق و مغرب کی تمام قومیں جن میں ایشیائی اور لاطینی اقوام کے ایسے گروہ بھی شامل ہیں۔ جن کا اپنا اپنا تمدن ہے مغربی طرزِ فکر سے متاثر ہیں اور اپنی ترقی اور بہبودی اور عظمت و کامرانی کے حصول کے لئے اپنی ذرائع پر گامزن ہیں جو مغربی فکر نے اپناد رکھے ہیں۔ مغربیت کا یہ جال اتنا وسیع اور اتنا ہمہ گیر ہے کہ اس کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ اس کی اثر پذیری کا یہ عالم ہے کہ ایشیا کی نئی پود جو تہذیب اور مذہب کا ایک گراں بہا سرمایہ اپنے تاریخی خزانوں میں پنہاں رکھتی ہے وہ بھی اپنی معاشرت اور تمدن میں مغربیت کو اپنا رہی ہے اور پرانی وضع کے دلدادہ عمر رسیدہ لوگ ایک حد تک بے بسی کے ساتھ اس کی نشو ونما کو دیکھ رہے ہیں۔ مرد کیا اور عورتیں کیا سب اپنے لباس اور وضع قطع اور اندازِ فکر کے اعتبار سے ایک ہی رنگ میں رنگے جا رہے ہیں ایک طوفان ہے جو غیر شعوری طور پر دل و دماغ پر حاوی ہوتا جا رہا ہے یہ واضح ہونا چاہیئے کہ مغربیت سے مراد نہ تو کوئی مخصوص قسم کا لباس ہے اور نہ ہی کوئی مخصوص قسم کی طرزِ رہائش۔ گو یہ درست ہے کہ یہ دونوں چیزیں اس اندازِ فکر سے ضرور متاثر ہوتی ہیں۔ جو مغربیت کی بنیاد ہے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ اندازِ فکر صرف مغربی ممالک کے رہنے والوں کا ہی خاصہ ہو۔ کئی ایسے افراد ہیں جو ایشیا کے دور افتادہ مشرقی حصوں میں آباد ہیں مگر وہ اپنے اندازِ فکر کے لحاظ سے مغرب کے رہنے والوں سے زیادہ "مغربی" ہیں۔ پس یہ رَو جو مشرق و مغرب کے دل و دماغ سے شدید طور پر ٹکرا رہی ہے کسی خاص سرزمین سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ایک خاص فلسفہ کی پیداوار ہے اس فلسفہ کی جس نے عیسائیت کے ذہنی تضاد سے جنم لیا۔ لامذہبیت کی آغوش میں پرورش پائی، اور جو اب آزادی و الحاد کی بے راہ روی میں پروان چڑھ رہا ہے۔

جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے۔ سولھویں صدی تک یورپ و ایشیا میں عمومی طور پر مذہب اور کلیسیا کا رنگ غالب تھا۔ کھرے اور کھوٹے کا معیار وہ اخلاق تھے یا انسانیت کا وہ مرقع ہوتا تھا جسے مذہب وضع کرتا تھا۔ رومن حکومت میں پوپ کی شخصیت اور کلیسیا کی عظمت ایک امر مسلمہ تھی۔ ترکی میں خلافت کا وقار ابھی زندہ تھا۔ اور روس اور ہندوستان کے وسیع علاقوں میں بادشاہت بھی ایسے رنگ میں قائم تھی کہ مذہب اور مذہب کی گراں قدر شخصیتیں اس پر حاوی تھیں مگر عیسائیت کے عقائد کی بے یقینی، اعمال کی بے راہروی، اور عقیدت کے غلو سے یورپ کی فضا ایسی زہر آلود ہوئی کہ پوپ کا طلسم جو علاقائی حدود سے گذر کر دلوں پر قبضہ کر چکا تھا۔ آہستہ آہستہ زائل ہونا شروع ہوا اور انقلاب فرانس کے ساتھ ہی ایسی فضا قائم ہو گئی جس میں ہوشمند طبقہ یہ محسوس کرنے لگا کہ اب اگر ترقی ممکن ہے تو مذہب (جسے وہ کلیسیا سمجھتے تھے) کا بُت توڑ کر ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انگلستان میں صنعتی انقلاب ہوا اور روس میں صدیوں کی بادشاہت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ ترکی میں خلافت کو بھی عہد پارینہ کی ایک فضول یادگار سمجھا گیا اور یورپ اور مشرق وسطیٰ کے اس ہمہ گیر صنعتی انقلاب کی اثر مشرق اور مغرب کو اس قدر متاثر کرنے لگا کہ وہ لوگ جو صدیوں سے روحانی بلندیوں کو ہی انسانیت کا شاہکار سمجھتے تھے اب رفتہ رفتہ سائنس اور صنعت و حرفت کی چکا چوند سے متاثر ہونے لگے اور روحانی گرفت انسانی اعمال پر کمزور پڑنے لگی۔

یہ انقلاب اصولاً کوئی خونی انقلاب نہیں تھا۔ گو بعض علاقوں میں اس کے نتیجے میں کچھ خون خرابہ بھی ہوا۔ مگر اس عالمگیر انقلاب کی تحریک جسم سے زیادہ روح کو متاثر کرنے والی تھی۔ گو یہ عجیب اتفاق ہے کہ وہ تحریک جو جگہ جگہ دماغ و روح کو شدید متاثر کر رہی تھی خود بنیاداً جسم اور مادے کی نشوونما پر مبنی تھی۔ اس تحریک کا لب لباب فقط اس حقیقت پر مبنی تھا کہ انسانی عقل و تحقیق کا میدان نہایت وسیع ہے نیز یہ کہ جو وسیع زمین کائنات اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ اس قابل ہے کہ انسان اس کی جستجو کرے، اسکے اندر پنہاں خزانوں کو دریافت کرے، اور اسکی نعمتوں کو حاصل کرکے اسکی تحدیث و تمجید بیان کرے۔

سائنس اور علوم کی ترویج (Renaissance) کی اصل غرض یہی تھی لیکن یہ تحریک عیسائیت کی روایت پسندی کے خلاف ویسا ہی شدید ردعمل تھی۔ جیسا کہ آج کے زمانے میں اشتراکیت، سرمایہ پرستی کے خلاف شدید ردعمل ہے۔ دونوں کی بنیاد افراط و تفریط پر مبنی ہے۔ اگر عیسائی تمدن نے اپنی اندھی روایت پسندی میں انسانیت اور اخلاق کو تاریک گڑھے میں گرا دیا تو عقل پرستی کے سیلاب نے مادی جستجو اور مادی چکا چوند کے عالم میں انسانیت کے روحانی پہلو کو بالکل ہی اوجھل کر دیا پس لازمی تھا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا نور پیدا ہوتا۔ جو ایک طرف تو عیسائیت کے گمراہ کن عقائد کا بطلان ثابت کرکے اللہ تعالیٰ کی حقیقی وحدانیت کو قائم کرتا اور دوسری طرف اُس مادہ پرستی کے طوفان کا کامل رَد کرکے اسلام کی صحیح روح کو قائم کرتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس صدی کے آغاز میں ہی اسلام کی چمکتی ہوئی صداقت کو ادیان باطلہ کے مقابل میں ایسے طریقے سے واشگاف فرمایا اور قدسیوں کی ایک ایسی جماعت پیدا فرمائی جس نے عیسائیت اور مغربیت کے روز افزوں الحاد کے سر پر ایک ضرب کاری لگائی اور اپنے پاکیزہ عمل سے ثابت کیا کہ اسلامی طرزِ معاشرت کے مطابق زندگی ایسے طریق سے گذاری جا سکتی ہے۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تمام تقاضوں کو صحیح رنگ میں پورا کرتی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مغربیت کی رَو اور مسلمان نوجوانوں پر اس کے اثرات کو محسوس فرمایا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ علم و تحقیق کا لبادہ اوڑھنے والی یہ تحریک درحقیقت اخلاق اور خشیت الہٰی کے جذبات کو تباہ کرنے والی ہے اور یہ کہ نوجوان طبقے میں جس بے راہ روی کو یہ جنم دے رہی ہے اس سے نہ صرف اسلامی معاشرے کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔ بلکہ اخلاق اور روحانی تربیت کے لئے بھی یہ سم قاتل ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا

"ہم میں سے جو شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے۔ جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے۔ جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں، وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۵)

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے اسلامی معاشرت کا صحیح نمونہ پیش کریں۔ اور تمدن اور روزمرہ زندگی کے معاملات میں ایسی روح پیش کریں جو حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا صحیح آئینہ ہو۔

اعلان برائے توجہ عہدہ داران لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کو سالانہ اجتماع کی ہدایات بذریعہ سرکلر بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو نہ ملیں تو براہ مہربانی کارڈ لکھ کر منگوا لیں تاکید ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

معلّمہ کی ضرورت

نصرت گرلز جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں ایک میٹرک جے۔ اے۔ وی یا میٹرک ایس۔ وی استانی کی ضرورت ہے جو ابتدائی کلاسز کے علاوہ مڈل کلاسز میں سائنس بھی پڑھا سکے۔ درخواستیں بنام ہیڈ مسٹرس سکول ھذا آنی چاہئیں۔ انٹرویو ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بوقت آٹھ بجے صبح دفتر سکول ھذا میں ہوگا۔

(ہیڈ مسٹرس)

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جنت کے قرب کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔
"تیسرے وصیت کا مسئلہ ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ اُن کے آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور وہ اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس امر میں حائل ہو جاتی ہے"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ھش / ۱۹۶۶ء

اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی خواہش ہر خادم کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس مقدس اجتماع میں شریک ہو کر ان برکات اور افضال الٰہی سے خود بھی مستفیض ہو جو ان دنوں میں اجتماع میں شامل ہونے والوں پر نازل ہوتے ہیں۔

یہ بڑے ہی برکت والے دن ہوتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے دعاؤں اور ذکر الٰہی کے خاص مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ تنظیم اپنی ذات میں بہت سی برکات رکھتی ہے۔ ہر کام ایک مقررہ وقت پر کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ علمی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں۔ الغرض اجتماع کے یہ تین دن اپنے اندر برکتیں ہی برکتیں رکھتے ہیں۔ ان برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنا حرج کر کے بھی اجتماع میں ہر خادم کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

امتحانات ... خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان ستمبر کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

تمام مجالس خدام کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ یہ دونوں امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ کے وظائف کا امتحان بھی انہی ایام میں ہوگا۔ قائدین کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع گجرات کی تربیتی کلاس

سخت بارش کی وجہ سے ضلع گجرات کی تربیتی کلاس ملتوی کر دی گئی تھی۔ اب یہ کلاس مورخہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات اور جمعہ منعقد ہوگی۔ کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لائیں گے۔ انشاء اللہ تمام قائدین اور نگران صاحبان ضلع گجرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے حلقہ اور مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال کو کلاس میں شامل فرماویں۔ احباب جماعت سے بھی استفادہ کی درخواست ہے۔

(قائد مجالس ضلع گجرات)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۲۲ ظہور ۱۳۴۵ھش (۲۲ اگست ۶۶ء) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی برائے دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نظارت تعلیم

درخواستوں کی تاریخ میں توسیع

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخلہ کے لئے درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۳/۹/۶۶ تک بڑھا دی گئی ہے

(پ۔ ٹ۔ ۶۶-۸-۲۹)

ایئر فورس میں مستقل کمیشن

شرائط۔ (۱) ۱۵/۲/۶۷ کو عمر ۱۶½ تا ۲۲ سال (۲) غیر شادی شدہ (۳) تعلیمی قابلیت ایف۔ اے ایف ایس سی سینئر کیمبرج جو ایف اے وغیرہ کا امتحان دے چکے ہیں اور نتیجہ کے منتظر ہیں درخواست دے سکتے ہیں۔

(پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۶)

گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج ناظم آباد کراچی

I ایم۔ اے۔ ڈگری M.Ed. ریویو میں داخلہ کے لئے درخواست مجوزہ فارم پر جو پرنسپل کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں بنام پرنسپل ۱۰/۹/۶۶ تک ملازمین اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں۔ درخواست کے ہمراہ فوٹو سٹیٹ نقول ڈگری و دیگر سرٹیفکیٹس نیز ضروری کاغذات جن کا فارم میں ذکر ہے۔

شرائط۔ بی۔ ٹی یا بی ایڈ ہونا۔ (۲) کراچی یا اس بیلا کا باشندہ ہو (۳) ناظرہ قرآن جاننا ہو (نہایت ضروری ہے ٹسٹ ہوگا) انٹرویو ۱۵ ستمبر سے روزانہ ۹ بجے صبح۔ (پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۶)

II بی۔ ایڈ میں داخلہ مجوزہ فارم پر فارم پرنسپل کے دفتر سے۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۰/۹/۶۶۔ سرٹیفکیٹس مطابق اندراج فارم مجوزہ ہمراہ درخواست۔ انٹرویو ۱۵ ستمبر سے روزانہ ۹ بجے صبح۔ ملازمین اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں۔ شرائط درخواست کنندہ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو قرآن کریم ناظرہ جاننا ضروری ہے ٹسٹ ہوگا۔

پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۶

(ناظر تعلیم)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم و مغفور کے دوسرے بیٹے عزیزم نصیر احمد صاحب ایم۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اگست ۱۹۶۶ء بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم ملک گل محمد صاحب گورنمنٹ پنشنر ربوہ کے بڑے بیٹے مکرم ملک بشیر احمد صاحب جبر برجی کوارٹرز لاہور کی نواسی ہے۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع فرمادے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور نیک قسمت بنائے۔ آمین ثم آمین (رمضان علی ریٹائرڈ معاون ناظر اعلیٰ قادیان حال دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا سالانہ اجتماع بمقام رحمٰن آباد باندھی بتاریخ ۲-۳-۴ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ محترم مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لائیں گے۔

جملہ قائدین مجالس خیرپور ڈویژن سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شریک کرنے کی پوری کوشش کریں۔

(قائد علاقائی خیرپور ڈویژن)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۷۶

بشریٰ صدیقہ زوجہ ملک عبد الحلیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲ ۔ انڈسٹریٹ ڈاک خانہ کرشن نگر شہر و ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ر جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے ہے۔ جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔

۲۔ زیور جس کی تفصیل یہ ہے ۔ بارہ عدد چوڑیاں ۱۲ تولے ۔ ایک جوڑا کڑے ۵ تولے چار عدد گلے کے ہار ۱۳ تولے ۲ عدد انگوٹھیاں ۲½ تولے ۔ ایک عدد ٹکہ ۱ تولہ ۔ ۳ جوڑی کانٹے ۱½ تولے ۔ جملہ وزن ۳۷ تولے جس کی قیمت اندازاً ۵۱۴۷/- روپے ہے ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد منقولہ وغیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :۔ بقلم خود بشریٰ صدیقہ

گواہ شد :۔ عبد الحلیم خاوند موصیہ ۵ حسن دین بلڈنگ مغلپورہ ۔ لاہور

گواہ شد :۔ ملک محمد داؤد وصیت ۱۷۳۷۸ ۱۲ انڈسٹریٹ کرشن نگر لاہور ۔

مسل نمبر ۱۸۳۷۷

میں حکیم مرزا عبد الرحمٰن ولد مرزا حسام بیگ قوم مغل پیشہ حکمت عمر ۵۶ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن کنڈہ کوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع جیکب آباد صوبہ سندھ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ ایک مکان واقع محلہ دار الیمن ربوہ ۲۳/۱۲۵ مالیتی ۸۰۰۰/- روپے

۲۔ ایک مکان واقع کنڈہ کوٹ ضلع جیکب آباد مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔

۳۔ ایک دکان واقع کنڈہ کوٹ ضلع جیکب آباد مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے نیز میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو تقریباً ڈیڑھ سو روپے اوسطاً ہے ۔ میں اپنی اس جائداد مالیتی پندرہ ہزار روپے اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اس کے علاوہ بھی اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اگست ۱۹۶۶ء سے ہی منظور فرمائی جائے۔

العبد: حکیم مرزا عبد الرحمٰن

گواہ شد:۔ ظہور الدین بابر زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دار الیمن شرقی ۔ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد الدین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۳۷۸

میں مجیدہ بیگم زوجہ ملک ولی محمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن کھارا متصل قادیان حال جامکے چیمہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ۔ صرف مہر ۵۰۰/- روپے ہے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اور اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع انجمن کارپرداز ان مقبرہ بہشتی کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ مجیدہ بیگم زوجہ ملک ولی محمد نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ ملک فیض محمد ولد ملک ولی محمد پسر موصیہ

گواہ شد :۔ عطا محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے ۔ چیمہ ۔

مسل نمبر ۱۸۳۷۹

میں ملک ولی محمد ولد ملک غلام قادر صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کھارا متصل قادیان حال ۔ جامکے چیمہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ر مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے ۔ زمین چاہی ۶ گھماؤں اندازاً قیمت ۹ ہزار ۔ ایک مکان اندازاً ۲۰۱۶/- روپے کل جائداد گیارہ ہزار سولہ روپے ۔

میں وصیت ۱/۱۰ کے مطابق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کرتا ہوں ۔ میرے تمام ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہوں گے نیز میری وصیت کو تاریخ تحریر سے جاری سمجھا جائے ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بہشتی مقبرہ کو دوں گا ۔ نیز میری زمین سے سالانہ ۳۶ من گندم کی آمد ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد :۔ ملک ولی محمد ولد غلام قادر ککے زئی جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ ملک فیض محمد ولد ملک ولی محمد جامکے چیمہ ۔ تحصیل ڈسکہ ۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ عطا محمد پریذیڈنٹ جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔

مسل نمبر ۱۸۳۸۰

میں محمود احمد ولد غلام حبیب قوم جنجوعہ پیشہ ٹیچری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ر ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں لیکن ۸۰ روپے ماہوار ٹیوشن حاصل کرتا ہوں میں اپنی اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر میں کوئی مزید جائداد پیدا کروں ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ۔ اسی طرح میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ محمود احمد

گواہ شد :۔ ڈاکٹر نور الدین ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی ۔ ضلع سیالکوٹ ۔

گواہ شد :۔ خواجہ غلام مصطفیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ ۔

مسل نمبر ۱۸۳۸۱

میں احمد علی خان ولد نعمت خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۵ء ساکن چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ر مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ گورنمنٹ کی طرف سے ۱۵ ایکڑ اراضی آبادکاری شرائط پر ملی ہوئی ہے جس کی قیمت اقساط کے ذریعے ادا کی جارہی ہے جس وقت کل رقم پوری ہو جائے گی تو میرے نام ملکیت ہوگی فی الحال مذکورہ بالا پندرہ ایکڑ اراضی آبادکاری کی پیداوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ پندرہ سو روپیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ امانت جمع ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد باقی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ احمد علی خان بقلم خود چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا ۔

گواہ شد :۔ علی محمد موصی چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا ۔

گواہ شد :۔ عطاء اللہ خان چک نمبر ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا ۔

اطلاع

ایک ویگن کوئلہ جو غیر منقسم حالت میں شاہدرہ باغ ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے مورخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو گیارہ بجے دن بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو آر لاہور ۔

2348

ماہنامہ مصباح انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں (ناظم اشاعت)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ اگست تا ۲۲ اگست میں وعدہ جات ایک ہزار نوسو اکتیس روپے کے وصول ہوئے ہیں اور وصولی دو ہزار دو سو گیارہ روپے کی ہوئی ہے جس میں سے سات سو تین روپے لجنہ اماء اللہ امریکہ کی طرف سے ہیں۔ گویا اس وقت تک کُل وعدہ جات کی مقدار ۳ لاکھ ۵ ۳ ہزار ۷ سو ۹۶ روپے اور کل وصولی ۲ لاکھ ۹۲ ہزار پچاس روپے ہے۔

میری بہنو! اس تحریک پر ایک سال آٹھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس قلیل عرصہ میں احمدی مستورات نے جو قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ ابتداء میں جو تخمینہ تعمیر کا لگایا گیا تھا نقشہ بننے اور بنیاد رکھے جانے کے بعد وہ بہت بڑھ چکا ہے۔ ہم نے اس مسجد کی تعمیر کا وعدہ اللہ تعالیٰ کے حضور آج سے تین سال قبل اس لئے کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت دور سے پورے پچاس سال تک ہمیں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائی یہ مسجد یادگار ہوگی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کامیاب پچاس سالہ دور خلافت کی۔ یہ مسجد یادگار ہوگی احمدی مستورات کے اخلاص و وفا کی۔ یہ مسجد یادگار ہوگی احمدی بہنوں کی زندہ قربانیوں کی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کوئی احمدی بہن ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ ایسی بہنوں تک جو ابھی تک اس تحریک سے لاعلم ہیں اس تحریک کو پہنچانا آپ کا کام ہے میں ان بہنوں سے بھی جو اپنے وعدہ جات ادا کر چکی ہیں درخواست کرتی ہوں کہ اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں۔ اگر ایک طرف ہر بہن کچھ نہ کچھ اپنے وعدہ میں اضافہ کرے اور دوسری طرف جن بہنوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان سے وعدہ جات لئے جائیں تو میں امید کرتی ہوں کہ بہت جلد ہم مسجد ڈنمارک کی تعمیر کا خرچ پورا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم احیائے اسلام کے لئے ہمیش از بیش قربانیاں دے سکیں۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

طلباء جماعت نہم و دہم کا مقابلہ کا امتحان

کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سہ ماہی امتحان طلباء جماعت نہم و دہم کے لیے دینیات اور انگلش سپیکنگ کا مقابلہ کا امتحان تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے ۸/۹/۶۶ اور ۱۲/۹/۶۶ کو ہو رہا ہے ان امتحان میں گذشتہ سال کی جماعت دہم کے طلباء بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ دینیات کے لیے قرآن کریم پارہ ۱۱ تا ۲۰ اور کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بطور نصاب شامل ہوگی۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت

برادر اکبر محترم آر۔ خواجہ صاحب انجنیئر آف لندن کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسری بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام "امۃ الجمیل" رکھا گیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (خواجہ جمیل الدین قمر۔ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن اور مخلصین ممالک بیرون پاکستان

امریکہ کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے مخلصانہ وعدے

گذشتہ دنوں بیرونی ممالک کے احمدیہ مشنوں کے انچارج مبلغین کرام کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فاؤنڈیشن کے چندہ کے لئے مخلصین سے وعدے حاصل کرنے اور ان کی وصولی کے لئے خاص جدوجہد فرمادیں۔ گو ابھی بہت سے مشنوں کی طرف سے رپورٹوں کا انتظار ہے۔ مگر جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت خوشکن ہیں۔

چنانچہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب انچارج پٹسبرگ مشن نے اپنے خط مورخہ ۱۱/۸/۶۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اکثر مخلصین نے اپنے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ ان وعدوں کی میزان اب تک بفضلہ تعالیٰ ۵۰۔۱۳۸۱۹ ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ جو تھوڑے سے دوست ایسے رہ گئے ہیں جنہوں نے ابھی تک وعدے پیش نہیں کئے ان سے بھی وعدے لے لئے جائیں ہمارا ہدف پندرہ ہزار ڈالر ہے اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی تو مخلصین میں اضافہ وعدہ کی مہم چلائی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ ہزار ڈالر کا ہدف پورا کیا جائے گا جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

جن بیرونی مشنوں کے انچارج صاحبان نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی یا توجہ فرمائی ہو مگر اپنی مساعی کے نتیجہ کی اطلاع نہیں بھجوائی۔ وہ بھی توجہ فرمادیں اور وعدہ جات کی تفصیلی فہرستیں جلد تر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں ضروری گزارش

ستمبر اور اکتوبر میں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے تیاری کرنی ہوتی ہے اس لئے مجلس کے تمام عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ پوری توجہ اور مستعدی سے کام لیتے ہوئے اپنا بقایا جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

امسال خدام کی رہائش خیموں میں ہوگی

سالانہ اجتماع کے موقع پر (جو ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا) خدام کی رہائش مقام اجتماع میں ہوگی اور خدام اپنی رہائش کے لئے خود خیمے تیار کریں گے۔ ایک خیمہ ایک حزب کے لئے کافی ہوگا۔ جس میں آٹھ سے دس خدام رہ سکتے ہیں۔ ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان درکار ہوگا۔

رسی۔ ۲ دو تہیاں یا کھیس۔ ۴ ڈنڈے چھڑیاں۔ ۸ کھونٹیاں۔

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام حزب وار خیمہ کا سامان ضرور ساتھ لائیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

جامعہ احمدیہ بجائے ۱۰ ستمبر کے ۱۷ ستمبر کو کھلے گا

جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد بجائے ۱۰ ستمبر کے ۱۷ ستمبر بروز ہفتہ کھلے گا۔ اساتذہ کرام اور طلباء مطلع رہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواست دعا

برادرم محمد صادق صاحب ضیاء کچھ عرصہ سے پیٹ درد کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ نیز گھٹنہ میں بھی درد کی شکایت ہے۔ ملٹری ہسپتال ملتان: غریب احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴